سوال

شوہر کی عدم موجودگی عورت کا عدالت سے خلع لینا

جواب

خاوند کی عدم موجودگی میں عورت کا عدالت سے خلع لینا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک بیوی نے اپنے شوہر سے خلع لینے کیلیے عدالت میں دعویٰ دائر کیا، عدالت کے بار بار طلب کرنے کے باوجود شوہر پیش نہیں ہوا۔ عدالت نے اب یکطرفہ طور بیوی کے حق میں فیصلہ جاری کرتے ہوئے نکاح فسخ کر دیا ہے۔ کیا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں یہ درست ہے؟
الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! خلع سے مراد وہ حق ہے جو شریعت اِسلامیہ نے مرد کے حق طلاق کے مقابلے میں عورت کو مرد سے علیحدہ ہونے کے لیے دیا ہے۔ اس لیے کہ جب مرد کو یہ حق دیا گیا ہے کہ اگر وہ عورت کو رکھنا پسند نہیں کرتا تو طلاق کے ذریعے سے اس سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح یہ ضرورت عورت کو بھی پیش آ سکتی ہے کہ وہ کسی وجہ سے مرد کو ناپسند کرے اور محسوس کرے کہ وہ اس کو ناپسند کرنے کی وجہ سے خاوند کے وہ شرعی حقوق (حدود اللہ) ادا نہیں کر سکتی جو شریعت نے اس پر عائد کئے ہیں تو وہ اس صورت میں خاوند کا دیا ہوا حق مہر واپس کر دے اور اس سے طلاق حاصل کر لے، اسی کا نام خلع ہے۔ لیکن یہاں بھی اکثر و بیشتر مردوں کا معاملہ شریعت اِسلامیہ کی ہدایات کے خلاف ہی ہوتا ہے بلکہ بہت سے جامد فقہاء و علماء عورت کے اس حق خلع ہی کو تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ قرآنِ کریم اور اَحادیث ِ صحیحہ وقویہ کی صریح نصوص سے ثابت ہے۔ اکثر مرد عورت کے جائز مطالبۂ طلاق کو تسلیم نہیں کرتے، نتیجتاً معاملہ عدالت میں لے جانا پڑتا ہے اور فریقین عدالتوں میں خوار ہوتے ہیں، بلکہ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ باوجود عدالت کے بار بار سمن جاری کرنے کے خاوند عدالت ہی میں حاضر نہیں ہوتا، بالآخر عدالت یک طرفہ فیصلے پر مجبور ہو جاتی ہے اور وہ خلع کی ڈگری جاری کر کے عورت کی گلو خلاصی کراتی ہے۔ یہاں بھی جامد فقہا یہ موشگافی کرتے ہیں (اللہ ان کو ہدایت دے) کہ خاوند کے طلاق دیئے بغیر طلاق نہیں ہوتی۔ کیا یہ مفتی حضرات یہ چاہتے ہیں کہ ایسی عورت یوں ہی بے یار و مددگار بیٹھی خون کے آنسو روتی رہے اور کہیں سے اس کی دادرَسی نہ ہو۔ بہر حال عام حالات میں خُلع خاوند کی رضامندی ہی سے ہوگا، لیکن جہاں خاوند ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عورت کے جائز مطالبۂ طلاق کو تسلیم نہیں کرے گا اور اس کو اور اس کے اہل خانہ کو پریشان کرنے والا رویہ اختیار کرے گا، ایسی صورت میں مجاز افسر، قاضی، یا عدالت ہی کے ذریعے سے خلع حاصل کیا جائے گا۔ خاوند راضی ہو یا نہ ہو، وہ طلاق دے یا نہ دے، عدالت کا فیصلہ ہی طلاق کے قائم مقام ہوگا اور خلع کی ڈگری جاری ہونے کے بعد عدت گزار کر ولی کی اجازت کے ساتھ دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہوگا۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتویٰ کمیٹی

محدث فتوی